17. پھاندلی دیوار

چمکتے ستارے (انڈین ایکسپریس، 2007)

افسانہ منصوری ہے تو صرف 13 سال کی لیکن وہ ابھی سے دیوار پھاند چکی ہے۔ یہ وہ دیوار ہے جو اس کی جھگی اور مقامی باسکٹ بال کورٹ کے درمیان ہے۔ سماج کی بنائی ہوئی دیوار۔ ایک ایسی لڑکی کے لیے جسے روٹی روزی کمانے کے لیے برتن دھونے پڑتے تھے۔

جس کی بنیاد پر قائم دیوار بھی جو اس کی ماں نے اس کے سامنے کھڑی کی تھی۔

مگر آج خود افسانہ ممبئی کی ناگپاڑہ باسکٹ بال ایسوسی ایشن (NBA) کی ایک مضبوط دیوار بن گئی ہے۔ آج افسانہ ان دوسری پانچ لڑکیوں کے لیے بھی طاقت اور ہمت کا سرچشمہ بن گئی ہے جو باسکٹ بال کورٹ میں آئی ہیں اور جنھوں نے اپنی روزمرہ کی زندگی کے مسائل کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

آج افسانہ ایک نوجوان ٹیم کی اسٹار ہے۔ اس ٹیم نے ممبئی کے کئی کلبوں کی ٹیموں کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔ صرف ہمت، حوصلے اور شوق کی بنا پر یہ ٹیم ضلعی ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں پہنچ چکی ہے۔

ایک ملاقات

ہم نے افسانہ اور اس کی ناگپاڑہ باسکٹ بال ٹیم کے بارے میں اخبار میں پڑھا۔ ہم نے سوچا کہ کیوں نہ اس ٹیم کی لڑکیوں سے ملاقات کریں اور انھیں آپ سے بھی ملوائیں۔

ہم وکٹوریہ ٹرمنس (چھترپتی شیواجی ٹرمنس) پر اتر کر ناگپاڑہ کی طرف چل پڑے۔ وہاں تک پہنچنے میں ہمیں بیس منٹ لگ گئے۔

وہاں ہماری ملاقات افسانہ اور ناگپاڑہ باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی دوسری لڑکیوں سے ہوئی۔ ٹیم کے افراد سے ہماری جو گفتگو ہوئی اس میں آپ بھی شامل ہو جایئے۔

اس انوکھی ٹیم سے ملیے !

یہ ہیں افسانہ، زرین، خوش نور اور آفرین۔ شروع میں تو یہ لڑکیاں خاموش رہیں لیکن جب انھوں نے بولنا شروع کیا تو لگا تار بولتی رہیں۔

زرین نے کہنا شروع کیا، ''میرا گھر اسی گراؤنڈ کے سامنے ہے۔ میرا بھائی یہیں کھیلا کرتا تھا۔ میں بالکونی میں کھڑی ہو کر لڑکوں کو کھیلتے دیکھتی تھی۔ اس وقت میں ساتویں جماعت میں پڑھتی تھی۔ جب کوئی میچ ہوتا تو بہت سے لوگ دیکھنے آتے تھے۔ جب کوئی ٹیم جیت جاتی تو اس کی بڑی تعریف ہوتی تھی۔ ہر شخص جیتنے والی ٹیم کے لیے تالیاں بجا کر خوشی کا اظہار کرتا۔ یہ سب دیکھ کر میرے دل میں بھی یہ تمنا جاگی کہ کاش میں بھی کھیلتی۔ مجھے بھی اپنی صلاحیت کے اظہار کا موقع ملتا۔ میں نے اس خواہش کا اظہار کوچ سے کیا۔ وہ میرے والد کے اچھے دوست بھی تھے۔ مجھے ان سے کہتے ہوئے ڈر سا لگ رہا تھا۔ کوچ نے کہا۔'' ہاں کیوں نہیں؟ تم کچھ اور لڑکیوں کو لے آؤ اور ایک ٹیم بنا لو۔ میں تمھیں سکھا دوں گا۔''

معلوم کیجیے

- کیا آپ کے گھر کے آس پاس بھی کھیلنے کی کوئی جگہ ہے؟
- لوگ وہاں کیا کھیلتے ہیں؟ وہاں کون لوگ کھیلتے ہیں؟
- کیا آپ کی عمر کے بچے بھی وہاں کھیلتے ہیں؟
- کھیل کے علاوہ وہاں اور کیا کیا ہوتا ہے؟

اساتذہ کے لیے نوٹ: بچوں کو یہ موقع دیجیے کہ وہ کھیلوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ لڑکے اور لڑکیوں کے لیے یکساں کھیل اور کھیل کے یکساں مواقع وغیرہ — موضوعات پر بچوں میں تفہیم کی ضرورت ہے۔

2019-20

ہم نے پوچھا — کیا شروعات میں کچھ دقتیں پیش نہیں آئیں؟

خوش نور: شروع میں میرے والدین نے منع کیا۔ جب میں نے اصرار کیا تو وہ مان گئے۔

افسانہ : میری ماں فلیٹوں میں کام کرتی ہیں اور ہم بچوں کو اسکول بھیجتی ہیں۔ میں بھی ان کا ہاتھ بٹاتی ہوں۔ جب میں نے اپنے کھیلنے کی بات بتائی تو امی کو غصہ آ گیا۔ کہنے لگیں ''لڑکیاں تھوڑی ہی باسکٹ بال کھیلتی ہیں۔ تم اپنا کام کرو، اسکول جاؤ اور محنت سے پڑھو۔ گراؤنڈ پر کھیلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' جب میری سہیلیوں نے اور کوچ نے ان سے بات کی تو وہ مان گئیں۔

آفرین : ہمیں کھیلنے کی اجازت نہیں ملی کیوں کہ ہم لڑکیاں ہیں۔ دادی کو مجھ پر بہت جلدی غصہ آ جاتا ہے۔ پھر بھی ہم تینوں بہنیں یہاں کھیلنے آتی ہیں۔ دادی ہم کو برا بھلا کہتی رہتی ہیں۔ وہ تو ہمارے کوچ کو بھی برا بھلا کہتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں ''تمھیں کھیل کے سامان کی ضرورت پڑے گی۔ طاقت کے لیے تمھیں دودھ پینے کی ضرورت ہوگی۔ ان سب کے لیے پیسے کہاں سے آئیں گے؟'' لیکن ڈیڈی ہمارے جذبات کو سمجھتے ہیں۔ وہ ہمیں کھیل کے گُر بھی سکھاتے ہیں۔ وہ خود بھی بچپن میں اسی میدان پر کھیلا کرتے تھے۔ ان کے پاس کھیل کے جوتے اور کپڑے بھی نہیں تھے۔ وہ پلاسٹک کی گیند سے پریکٹس کیا کرتے تھے۔

ڈیڈی بتاتے ہیں کہ جب وہ کھیلتے تھے تو بچّو خاں کوچ ہوا کرتے تھے۔ انھوں نے میرے والد کو کھیلتے دیکھا اور سمجھ گئے کہ یہ لڑکا کھیل میں ہوشیار ہے۔ اسے صحیح تربیت کی ضرورت ہے۔ انھوں نے ہی میرے والد کو کھیلنے کے جوتے اور کپڑے دلوائے۔ میرے والد بہت اچھے کھلاڑی بن سکتے تھے۔ لیکن گھر کی ذمہ داریوں کی وجہ سے انھوں نے کھیلنا چھوڑ دیا اور نوکری کر لی۔ بس اسی لیے اب وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم کھیلیں اور اچھی کھلاڑی بنیں۔

بتائیے

- کیا کسی نے آپ کو کھیلنے سے روکا؟ کس کھیل سے روکا؟
- آپ کو کس نے اور کیوں روکا؟ آپ نے کیا کیا؟
- کیا کسی نے آپ کی مدد کی اور آپ کو کھیلنے کے لیے شوق دلایا؟

ہم نے کہا – اپنی ٹیم کے بارے میں بتایئے

ایک لڑکی: شروع میں ہمیں کچھ عجیب سا لگا۔ یہاں پر ہماری لڑکیوں کی پہلی ٹیم تھی۔ لوگ یہاں آتے اور ہمیں پریکٹس کرتے دیکھتے۔ لیکن اب لوگوں کو کچھ تعجب نہیں ہوتا۔ اب انھوں نے اس بات کو قبول کرلیا ہے کہ لڑکیاں بھی اچھا کھیل سکتی ہیں۔

افسانہ : جب ہم نے کھیلنا شروع کیا تھا تو میں گیارہ سال کی تھی۔ اس وقت یہ اجازت نہیں تھی کہ ہم میچ کھیلنے کسی اور جگہ جائیں۔ دو سال گزر چکے ہیں۔ اب ہم میچ کھیلنے کے لیے دوسری جگہوں پر بھی جاتے ہیں۔ لیکن یہ سب ممکن ہو پایا ہماری محنت اور 'سر' کی کوچنگ کی وجہ سے۔

ایک اورلڑکی: ہاں ہم نے بڑی محنت کی ہے۔ 'سر' بھی بہت سخت ہیں۔ پہلے ہم مل کر جوگنگ کرتے ہیں اور ورزش کرتے ہیں۔ 'سر' ہمیں بتاتے ہیں کہ اچھا کھیلنے کے لیے کیا کیا ضروری ہے۔ گیند کو کس طرح اپنے پاس رکھیں، کس طرح دوسری ٹیم کو دھوکے میں رکھیں اور کس طرح اپنا اسکور بڑھانے کے لیے گیند کو باسکٹ میں ڈالیں، کس طرح گیند دوسروں کو دیں اور کس طرح کورٹ میں تیز دوڑیں، ان سب کی مشق کرواتے ہیں۔

آفرین: سر کہتے ہیں کہ '' کھیلتے وقت یہ مت سوچو کہ تم لڑکی ہو۔ بس ایک کھلاڑی کی طرح کھیلو۔ اگر تم زخمی بھی ہو جاؤ تو کھیل جاری رکھو۔'' ہم کھیلتے وقت ایک دوسرے کا حوصلہ بڑھاتے رہتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں۔ '' چلو اٹھو، کچھ نہیں ہوا۔'' اب ہمارا کھیل بہت اچھا ہو گیا ہے۔ اب تو سب یہ کہتے ہیں تم سب بھی ایسے ہی کھیلتی ہو جیسے لڑکوں کی ٹیم کھیلتی ہے۔

اساتذہ کے لیے نوٹ : جماعت میں بچوں کے الگ الگ گروپ بنا کر ان کو مختلف کھیل کھیلنے کا موقع دیجیے۔ بچوں کو یہ سکھایئے کہ وہ ٹیم کے لیے کھیلیں، صرف اپنے لیے نہ کھیلیں۔

ایک لڑکی: ہم لڑکوں کی ٹیموں کے ساتھ بھی کھیلتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ برابر کی حیثیت سے کھیلیں۔ وہ ہمارے ساتھ اس لیے رعایت نہ کریں کہ ہم لڑکیاں ہیں۔ کبھی کبھی ہمیں غصہ آتا ہے کہ لڑکے ہماری نقل اتارتے ہیں۔ لیکن ہم اس بات کو اپنے لیے چیلنج سمجھتے ہیں اور اپنی غلطیوں کو سدھار لیتے ہیں۔ اگر لڑکے بے ایمانی کرتے ہیں تو ہم ان کو تنبیہہ بھی کرتے ہیں۔

- کیا آپ کے اسکول یا پڑوس میں لڑکے اور لڑکیاں الگ الگ کھیل کھیلتے ہیں؟ اگر ہاں، تو لڑکے کیا کھیلتے ہیں اور لڑکیاں کیا کھیلتی ہیں؟
- کیا آپ کے خیال میں لڑکیوں اور لڑکوں کے کھیلوں میں کچھ فرق ہے؟
- کیا لڑکے اور لڑکیوں کے لیے الگ الگ کھیل ہونا چاہیے؟

ہم نے کہا – اپنی ٹیم کے بارے میں کچھ اور بتائیے

ایک لڑکی: ہماری ٹیم بہت خاص ہے۔ ہماری ٹیم میں اتحاد ہے۔ اگر ہمارے درمیان کبھی جھگڑا بھی ہوتا ہے تو ہم جلد ہی اسے نمٹا لیتے ہیں اور جھگڑے کو بھلا دیتے ہیں۔ ہم نے یہ سیکھ لیا ہے کہ کیسے ساتھ ساتھ رہیں اور ساتھ ساتھ کھیلیں۔ ہماری ٹیم کی کچھ لڑکیوں کو ممبئی ٹیم میں کھیلنے کا موقع بھی مل چکا ہے۔ یہ میچ شولا پور میں ہوا تھا۔

زرین: جب ہم شولا پور گئے تو میں نے دیکھا ٹیم میں ریاست کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والی لڑکیاں شامل ہیں۔ وہ ہم سے ٹھیک ڈھنگ سے بات بھی نہیں کرتی تھیں اور ہمارے ساتھ جونیئر جیسا برتاؤ کرتی تھیں۔ انھوں نے ہمیں صحیح طریقے سے کھیلنے کا بھی موقع نہیں دیا۔ اس ٹیم میں آپسی تعاون بالکل نہیں تھا۔

اساتذہ کے لیے نوٹ: اگر ممکن ہو تو بچوں میں اعتماد پیدا کریں کہ کھلاڑی کی شناخت اس کے کھیل کی صلاحیت کی بنیاد پر ہوتی ہے، ذات یا معاشی حیثیت کی بنیاد پر نہیں ہوتی۔

میچ کے دوران میں نے گیند ٹیم کے ایک ساتھی کو دی۔ وہ گیند کو نہ پکڑ پائی لیکن پھر بھی اس نے مجھے ہی اس غلطی کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا اور برا بھلا کہنا شروع کیا۔ اس غلط فہمی میں ہم لوگ میچ ہار گئے لیکن ہماری اپنی ٹیم میں کبھی ایسا نہیں ہوتا۔ اگر غلطی سے کسی کی بھی گیند چھوٹ جاتی ہے تو ہمیں غصہ نہیں آتا۔ ہم تو یہ کہتے ہیں ''کوئی بات نہیں! اگلی بار ضرور اچھا کریں گے۔'' سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کی مدد کریں، کیوں کہ ہم سبھی ٹیم کا حصہ ہیں۔

آفرین: شولا پور میں کھیلنے کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ ہماری ٹیم میں کیا خاص بات ہے۔ ہماری ٹیم کا باہمی تعاون ہی ہماری طاقت ہے۔ ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھتے بھی ہیں اور ان کی مدد بھی کرتے ہیں۔ اگر سارے کھلاڑی بہت اچھے بھی ہوں اور ٹیم میں ایک ساتھ کھیلنے کا جذبہ نہ ہو تو ٹیم ہار سکتی ہے۔ ٹیم کے لیے کھیلنے کے واسطے ایک دوسرے کی خوبیوں اور خامیوں کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔

لکھیے

- کیا آپ نے کبھی اپنی کلاس، اپنے اسکول یا محلّے کی ٹیم میں کھیلا ہے؟
  کس کے ساتھ؟ کون سا کھیل؟
- اپنے لیے اور ٹیم کے لیے کھیلنے میں کیا فرق ہے؟
- کسی ٹیم میں کھیلتے وقت آپ اپنے لیے کھیلیں گے یا ٹیم کے لیے؟ کیوں؟
- کیا آپ کی ٹیم افسانہ کی شولا پور کی ٹیم کی طرح ہے یا ناگپاڑہ کی ٹیم کی طرح کس طرح؟

ہم نے کہا— آپ نے بہت کچھ کر دکھایا ہے، اب آئندہ کیا پروگرام ہے؟

افسانہ: کھیل میں ہماری کارکردگی اچھی رہی ہے۔ اس لیے اب ہمیں بہت سی جگہوں پر جانے کے مواقع حاصل ہیں۔ ہم اپنے شہر کے لیے بھی کھیلتے ہیں اور اپنے صوبے کے لیے بھی۔ ہمیں امید ہے کہ ہم اور محنت کریں گے اور وہ دن آئے گا جب ہم اپنے ملک کے لیے کھیلیں گے۔

ہاں، تب کرکٹ کے کھلاڑیوں کی طرح ہم بھی مقبول ہوں گے!

ہم سب اچھا کھیلنا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے علاقے اور ملک کے لیے عزت وافتخار کا باعث بننا چاہتے ہیں۔ ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ لڑکیوں کی ٹیم بھی سونے کا تمغہ حاصل کرسکتی ہے۔ ہم یہ کر کے دکھائیں گے۔
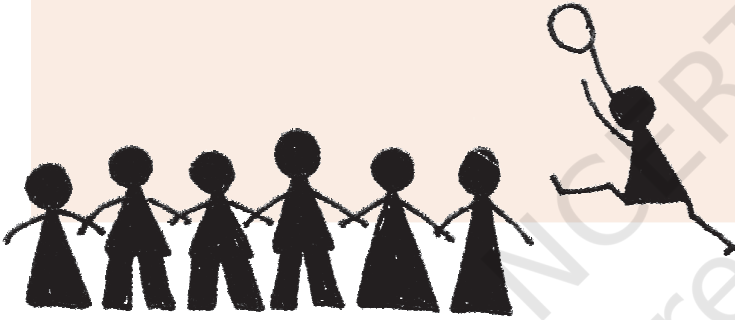
بحث کیجیے

- کیا آپ نے اپنے اسکول یا علاقے کی طرف سے کسی کھیل یا مقابلے میں حصہ لیا ہے؟ تب آپ نے کیا محسوس کیا؟
- کیا آپ کہیں اور کھیلنے گئے؟ وہ جگہ کیسی تھی؟ دوسری جگہ جانا آپ کو کیسا لگا؟
- کیا آپ نے ہندوستان اور دوسرے ملکوں کے درمیان کھیلے جانے والے میچ دیکھے ہیں؟ کون سے؟

اساتذہ کے لیے نوٹ: بچوں میں یہ احساس پیدا کرنا ضروری ہے کہ کھلاڑیوں کی پہچان ان کی متحمل مزاجی سے ہوتی ہے۔ اس بات سے نہیں ہوتی کہ وہ کس سطح پر کھیل رہے ہیں۔ اگر کوئی بچہ اسکول کی سطح پر تن دہی اور پورے انہماک سے کھیل رہا ہے تو یہی اس کی اصل کامیابی ہے۔ وہ کون سی پوزیشن پر آیا یہ اہم نہیں ہے۔ درحقیقت درجہ بندی اور نامناسب مقابلہ آرائی سے بچنا چاہیے۔

2019-20

- ہم سب ہندوستان کے کرکٹ کھلاڑیوں کے بارے میں خوب جانتے ہیں۔ ہم انھیں پسند بھی کرتے ہیں۔ کیا دیگر کھیلوں کے کھلاڑیوں کو بھی لوگ ایسے جانتے اور ان کو پسند کرتے ہیں؟ (ہاں یا نہیں)۔ آپ اس بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ ہندوستان کے کبڈی اور فٹ بال ٹیم کے کھلاڑیوں کو پہچانتے ہیں؟

ہم نے پوچھا – کیا کچھ اور بھی پریشانیاں آئیں؟

خوش نور: سچ تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہمیں آسانی سے نہیں ملا۔ لڑکیاں ہونے کی وجہ سے ہمارے لیے یہی آسان نہ تھا کہ ہم کھیلنا شروع کریں۔ ہمیں اپنے گھر والوں کو منانا پڑا۔ کئی بار ہمیں جھگڑنا بھی پڑا۔ آج بھی بہت سی لڑکیاں آزادی سے نہیں کھیل سکتیں۔ کھیل تو چھوڑیے، پہلے تو کچھ لوگ لڑکیوں کو پڑھنے کی اجازت بھی نہیں دیتے تھے۔ میری والدہ بہت کچھ کرنا چاہتی تھیں لیکن انھیں کبھی موقع نہیں ملا۔ اس لیے میری والدہ نے مجھے تمام سرگرمیوں جیسے کھیل، تیراکی اور ڈرامہ میں حصہ لینے کے لیے میری حوصلہ افزائی کی۔

افسانہ: آج بھی ہمیں جلد سے جلد کھیل ختم کر کے گھر جانا پڑتا ہے۔ لڑکے ادھر ادھر چلے جاتے ہیں اور دیر تک گپ شپ کر سکتے ہیں۔ کوئی انھیں کچھ نہیں کہتا۔ میں اسکول سے آنے کے بعد دو تین گھروں کی صفائی کا کام کرنے میں اپنی والدہ کی مدد کرتی ہوں، اپنی پڑھائی کرتی ہوں اور پھر یہاں کھیلنے آتی ہوں۔ میں گھر پر بھی ماں کا ہاتھ بٹاتی ہوں۔ اگر میرے بھائی کو چائے کی طلب ہوتی ہے اور وہ خود بنا کر پی لیتا ہے تو میری والدہ کہتی ہیں ''اس کی تین بہنیں ہیں پھر بھی اسے کام کرنا پڑ رہا ہے۔''

ایک لڑکی: اب ذرا زرین کے چھوٹے بھائی کو ہی دیکھ لو۔ وہ صرف پانچ سال کا ہے لیکن وہ کہتا ہے۔ ''امّی، آپ باجی کو کھیلنے کیوں بھیجتی ہیں؟ وہ اس طرح میدان میں کھیلتی ہوئی اچھی نہیں لگتی۔'' میرے بھائی سے پوچھیے کہ تم کھیلو گے تو فوراً ہی کہے گا ''ہاں میں کھیلوں گا میں تو لڑکا ہوں۔''

افسانہ: کھیلنا تو سبھی کے لیے فائدہ مند ہے۔ اب ہمیں احساس ہوا ہے کہ ہمیں کھیل سے کتنا فائدہ ہوا ہے میں تو یہ چاہتی ہوں کہ میں ایسی کھلاڑی بنوں کہ دوسرے لڑکے اور لڑکیاں مجھ جیسی کھلاڑی بننے کی خواہش کریں۔

2019-20

بحث کیجیے

- اگر آج لڑکیوں کو کھیلنے کی، تعلیم حاصل کرنے کی یا کوئی اور پسندیدہ کام کرنے کی اجازت نہ ملے تو کیا ہوگا؟
- اگر آپ کو کھیل یا ڈرامے وغیرہ میں حصہ لینے کی اجازت نہ ملے تو آپ کو کیسا لگے گا؟
- آپ نے خواتین کھلاڑیوں کے نام سنے ہوں گے ان کے نام بتائیے اور یہ بتائیے کہ وہ کون سا کھیل کھیلتی ہیں؟
- کھیل کے علاوہ اور کون سے ایسے شعبے ہیں جن میں خواتین نے نام کمایا ہے؟
- کیا یہ خواتین مردوں سے کم شہرت رکھتی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو کیوں؟
- اگر لڑکیوں کو کھیل کود یا ڈرامہ وغیرہ میں حصہ لینے کا موقع نہ دیا جائے تو ایسی دنیا کیسی لگے گی؟ اگر یہ صورت حال لڑکوں کے ساتھ ہو تو آپ کو کیسا لگے گا؟
- کیا آپ کسی ایسی لڑکی یا ایسی خاتون کو جانتے ہیں جس کی طرح آپ بننا پسند کریں؟ کوئی ایسا نام بتائیے جو کسی فلمی اداکارہ یا کسی ماڈل کا نہ ہو۔
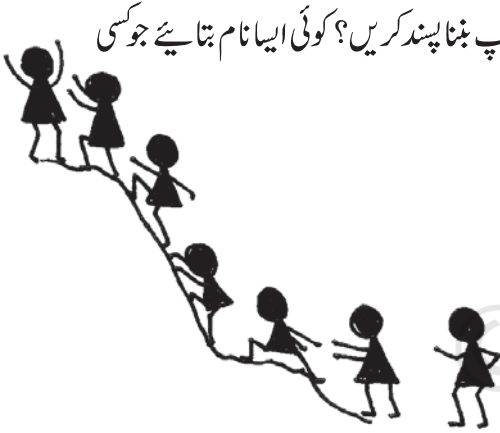
آگے کیا ہو؟

آفرین : میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر زندگی میں آپ کا بھی کوئی خواب ہے تو اسے پورا کرنے کے لیے بھرپور کوشش کیجیے۔

خوش نور : اگر آپ کی کوئی تمنا یا خواب ہے تو اس کو زبان پر لانے کا حوصلہ پیدا کیجیے۔ اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو بعد میں آپ کو پچھتاوا ہوگا۔

ہم نے کہا — اخبار نے آپ کے بارے میں بہت کچھ لکھا۔ اب اس کتاب میں بھی آپ کے بارے میں چھپے گا۔ یہ سوچ کر آپ کو کیسا لگتا ہے؟

آفرین : ہمیں بے انتہا خوشی ہے۔ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے ہم اپنی خوشی کا اظہار کرسکیں۔ ہم تو بس یہی چاہتے ہیں کہ بہتر سے بہتر کھیل کا مظاہرہ کریں جس سے ہمارے علاقے اور ملک کو شہرت حاصل ہو۔

ساری لڑکیاں: ہاں، ہماری بھی یہی آرزو ہے۔

کوچ سر

اس ٹیم کے کوچ نور خاں نے ہمیں بتایا۔ ''ممبئی کے اس حصے میں بڑی بھیڑ ہے اور یہ اس علاقے کا واحد کھیل کا میدان ہے۔ یہ ہمارا چھوٹا سا 'بچو خاں کھیل کا میدان' ہے۔ مصطفیٰ خاں نامی ایک شخص اس علاقے میں رہتا تھا۔ اس سے ہر شخص خوفزدہ رہتا تھا۔ مگر بچے اس سے بہت محبت کرتے تھے۔ اس لیے سب نے اس کو بچو خاں کہنا شروع کر دیا۔ اس زمانے میں کوئی میدان نہ تھا۔ سارے علاقے میں کیچڑ ہی کیچڑ تھی۔ بچو خاں بچوں کے کھیلنے کی تربیت کرتے تھے۔ ہم بھی ان بچوں میں ہی شامل تھے۔ یہ بچو خاں کی لگن اور تربیت ہی تھی کہ اس علاقے کے کھلاڑی آج اس قابل ہیں کہ دوسرے ملکوں کی ٹیموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ بچو خاں کی طرح میں نے بھی بچوں کو تربیت دی ہے۔ آج ہماری ٹیم میں ایسے بھی کھلاڑی ہیں جنھوں نے بین الاقوامی سطح پر اپنے کھیل کا مظاہرہ کیا ہے۔ کچھ کھلاڑیوں نے ارجن ایوارڈ بھی حاصل کیا ہے۔''

نور خاں نے اپنی بات اور آگے بڑھائی—

''پچھلے کچھ سالوں میں ہم نے یہاں لڑکیوں کی ایک ٹیم بھی تیار کی ہے۔ ہماری لڑکیاں مہاراشٹر اسٹیٹ ٹیم کے لیے کھیل چکی ہیں یہ لڑکیاں بہت پابندی کے ساتھ اور بہت سلیقے سے کھیلتی ہیں۔ ہماری لڑکیاں اور لڑکے مختلف گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کچھ بچوں کا تعلق غریب گھرانوں سے ہے اور کچھ کا امیر گھرانوں سے۔ کچھ بچے اردو میڈیم اسکول میں پڑھتے ہیں اور کچھ انگلش میڈیم اسکول میں۔ لیکن جب یہ بچے یہاں آتے ہیں تو سب ایک ٹیم کی طرح ہوتے ہیں۔''

2019-20

سوچیے اور لکھیے

- اخبار کی رپورٹ کہتی ہے ’’افسانہ دیوار پھاند چکی ہے۔جنس کی بنیاد پر قائم دیوار بھی جو اس کی ماں نے اس کے سامنے کھڑی کی تھی‘‘۔اس بات کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔ وہ کون سی دیوار تھی۔’’جنسی جانبداری‘‘ کا کیا مطلب ہوگا؟

ہم نے کیا سیکھا

- کیا لڑکے اور لڑکیوں کے کھیل الگ الگ ہونے چاہئیں؟ سوچیے اور آپ جو کچھ محسوس کرتے ہیں اس کو لکھیے۔
- اگر آپ کو کسی ٹیم کا لیڈر بنایا جائے تو آپ ٹیم کیسے تیار کریں گے؟